

چاندنی رات میں جب خاموش جنگل سانس روک کر ایستاد تھا، "اچانک آسمان کی گونجتی بجلی کے ساتھ ایک دیو نمودار ہوا جس نے نوری پری کو اپنے وزنی ہاتھوں میں اٹھا کر پہاڑوں کی طرف بھاگنا شروع کیا، اور پری کی لرزتی چیخیں دور تک پھیلتی رہیں، یہ آواز سن کر شاہزادہ تلوار تھامہ اندھے جنگل کے سائے میں قدم رکھتا تو درختوں کے پیچھے سے سرسراتی سانپوں کی پھنکاریں اس کے قدم روکنے کی کوشش کرتی ہیں لیکن وہ بے خوف آگے بڑھتا ہے، پھر اچانک فضا میں ٹھنڈی ہوا دوڑتی ہے اور اندھیرے سے ایک خوفناک چڑیل اپنے بکھرے بالوں اور سرخ آنکھوں سمیت ظاہر ہوتی ہے جو شاہزادہ کو بھیانک دھمکی دیتی ہے مگر وہ اس کی جادوئی چیخوں کو چیر کر سفر جاری رکھتا ہے، راستہ گھپ اندھیرے میں بدل جاتا ہے، پتھروں سے ٹکراتی ہوا میں سرگوشیاں ابھرتی ہیں جیسے پورا جنگل اسے واپس موڑنے کی کوشش کر رہا ہو، پھر پہاڑوں کے دامن میں وہ دیو کے قدموں کے نشانات دیکھتا ہے اور ان کا پیچھا کرتے ہوئے گہرے غار میں داخل ہوتا ہے جہاں ہر کونہ سے گونجتی آوازیں، لرزتی زمین، اور اندھیرے میں دو جلتی آنکھیں اس کا استقبال کرتی ہیں، دیو دھاڑ کر سامنے آتا ہے اور پری پتھر سے بندھی کانپ رہی ہوتی ہے، ایک خوفناک جنگ شروع ہوتی ہے جو غار کو ہلا دیتی ہے، شاہزادہ کی تلوار سے چنگاریاں اٹھتی ہیں، دیو پتھر توڑ کر حملہ کرتا ہے، لیکن مسلسل واروں کے بعد شاہزادہ آخر کار دیو کے سینے پر آخری ضرب لگاتا ہے جس سے دیو پتھر بن کر بکھر جاتا ہے، غار کی زنجیریں ٹوٹتی ہیں، پری آزاد ہو کر روشنی میں نہلا جاتی ہے، شاہزادہ اسے کندھے سے سہارا دے کر باہر نکالتا ہے، جنگل کی خاموشی دوبارہ زندگی میں ڈھلتی ہے، اور دونوں صبح کی نرم روشنی میں واپس لوٹتے ہیں جہاں پری کی نجات اور شاہزادہ کی بے اداری کی گونج پورے جنگل اور پہاڑوں میں پھیل جاتی ہے۔"